يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَاتَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافاً مُضَاعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.(سورۂ آل عمران: ۱۳۰)

’’اے ایمان والو! دونے پر دونا (یعنی کئی گنا زائد) سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہارا بھلا ہو‘‘۔

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۴

سود کھانا اور سود کا کاروبار کرنا اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے

مولانا ارشد مدنی
صدر جمعیۃ علماء ہند

شائع کردہ
شعبۂ نشر واشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سود کھانا اور سود کا کاروبار کرنا اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ أجْمَعِیْنَ.

اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے :

﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَاتَأْکُلُوا الرِّبٰا اَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾.

(سوۂ آل عمران: ۱۳۰)

’’اے ایمان والو! دونے پر دونا (یعنی کئی گنا زائد) سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارا بھلا ہو‘‘۔

دونے پر دونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تھوڑا سود لے لیا کرو، دونے پر دونا نہ لو بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسلام سے پہلے سود اسی طرح لیا جاتا تھا جیسے ہندوستان کے بنیے لیتے ہیں۔ ہزار روپے دیئے، سود پر سود بڑھاتے چلے گئے یہاں تک کہ ہزار روپئے کے بدلہ میں لاکھوں روپے کی جائداد کو ہڑپ کرگئے اسی صورت کو قرآن میں دونے پر دونے سے تعبیر کیا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اوّل تو سود قطعی حرام ہے چاہے تھوڑے سے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو (جیسا کہ قرآن وحدیث میں فرمایا گیا ہے اور تفصیل آگے آرہی ہے) اور یہ صورت تو بہت ہی زیادہ حرام اور بری ہے کہ دونے پر دونا لیا جائے ، یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ’’مسجد میں گالیاں مت بکو‘‘ اس کا یہ مطلب نہیں

ہے کہ مسجد کے باہر گالی بکنے کی اجازت ہے بلکہ بہت زیادہ برائی بیان کرنے کے لئے اس طرح کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ (معارف القرآن)

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾.

(سورۂ بقرہ: آیت نمبر:۲۷۵)

”جو لوگ سود کھاتے ہیں اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے لپٹ کر خبطی بنادیا ہو یہ سزا اس لئے ہوگی کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ بیع (خرید وفروخت) بھی تو سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے“۔

یعنی یہ لوگ اپنی قبروں سے قیامت کے دن کھڑے ہوں گے تو شیطان کے خبطی بنائے ہوئے لوگوں کی طرح بکواس کرتے ہوئے اور پاگلوں جیسے کام کرنے سے پہچانے جائیں گے۔ ساری دنیا کے لوگ تو اٹھ کر میدان محشر کی طرف رواں دواں ہوں گے اور سود خور چل نہیں پائے گا ، دیوانوں کی طرح اٹھے گا، گرے گا، پھر اٹھے گا اور گرے گا۔ یہ لوگ چاہیں گے کہ لوگوں کے ساتھ چلیں لیکن چل نہیں پائیں گے۔ اور یہ برا حال اس لئے ہوگا کہ ان لوگوں نے دو جرم کئے: (۱) سود کے ذریعہ حرام مال کھایا (۲) سود کو حلال سمجھا اور حرام بتانے والوں کے جواب میں کہا کہ خرید وفروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے کیونکہ دونوں سے نفع حاصل کیا جاتا ہے، اس لئے اگر سود حرام ہے تو خرید وفروخت بھی حرام ہونا چاہئے، حالانکہ دونوں میں بڑا فرق ہے۔ خرید وفروخت میں جو نفع ہوتا ہے وہ مال کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ جیسے کسی نے ایک روپیہ کا کپڑا دو روپیہ میں بیچ دیا، اور

سود وہ ہوتا ہے جس میں نفع بلاعوض ہو جیسے ایک روپیہ سے دو روپے خرید لئے۔ پہلی صورت میں چونکہ کپڑا اور روپیہ دو الگ الگ قسم کی چیزیں ہیں اور نفع اور مقصد دونوں کے الگ الگ ہیں اس لئے ان میں آپس میں برابری ممکن نہیں ہے۔ خرید وفروخت کرنے میں پیسہ اور خریدی ہوئی چیز میں برابری اپنی اپنی ضرورت کے سوا کچھ اور نہیں ہوسکتی اور ضرورت ہر شخص کی دوسرے کے مقابلہ میں بہت مختلف اور الگ ہوتی ہے۔ کسی شخص کو ایک روپیہ کی اتنی ضرورت ہوتی ہے کہ دس روپیہ کے کپڑے کی بھی اتنی نہیں ہوتی اور کسی شخص کو ایک ایسے کپڑے کی جو بازار میں ایک روپیہ کا بِکتا ہے اتنی ضرورت ہوسکتی ہے کہ دس روپے کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی تو اب اگر کوئی شخص ایک کپڑے کو ایک روپیہ میں خرید لے گا تو اس میں سود یعنی ایسا نفع جو بدلہ سے خالی ہو نہیں ہوگا اور اگر بالفرض اسی کپڑے کو ایک ہزار میں خرید لے گا تو سود نہیں ہوسکتا کیونکہ روپے اور کپڑے میں برابری نہیں ہے، اور اگر ہے تو ضرورت کے اعتبار سے ممکن ہے، اور ضرورت میں ہر شخص کے اعتبار سے اتنی کمی اور زیادتی ہے کہ اس کو سمیٹنا ممکن نہیں تو سود کیسے ہوگا، ہاں اگر ایک روپیہ کو دو روپیہ کے بدلہ میں فروخت کرے گا تو یہاں برابری ممکن ہے جس کی وجہ سے ایک روپیہ تو روپیہ کے مقابل میں ہوگا اور دوسرا روپیہ بدلہ سے خالی ہو کر سود ہو جائے گا اور اسلام میں یہ معاملہ حرام ہوگا۔

(حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کے عقلی شبہ کا جواب عقلی انداز پر نہیں بلکہ حاکمانہ انداز میں دیا ہے یعنی تمام دنیا کو پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور وہی ہر چیز کے نفع نقصان اور بھلے برے کو جاننے والا ہے۔

جب اس نے ایک کو حلال اور دوسرے کو حرام کر دیا تو سمجھ لو کہ جس چیز کو حرام کیا ہے ضرور اس میں کوئی نہ کوئی برائی اور نقصان ہے چاہے عام انسان اس کو محسوس نہ کرے کیونکہ پورے عالم کے نظام کی پوری حقیقت اور مضرت و منفعت کا احاطہ وہی کر سکتا ہے جس سے دنیا کا کوئی ذرّہ چھپا ہوا نہیں ہے۔ دنیا کے لوگ اپنی اپنی مصلحتوں اور مضرتوں کو تو جان سکتے ہیں لیکن پوری دنیا کے نفع و خیر کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

(معارف القرآن)

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھ کو لے کر چلے تو ہم ایک خون کی ندی پر پہنچے جس کے بیچ میں ایک آدمی کھڑا تھا اور ایک آدمی اس ندی کے کنارے پر کھڑا تھا اور اس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ جب بھی بیچ والا آدمی ندی سے نکلنے کے لئے کنارے کی طرف آتا تھا تو کنارے کھڑا آدمی اس کے سر پر پتھر مارتا تھا اور یہ آدمی پھر وہیں ندی کے بیچ میں چلا جاتا تھا میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون آدمی ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ سود خور ہے جس کو اس طرح عذاب دیا جا رہا ہے۔

(بخاری۔ مختصراً)

سوچنے کی بات ہے کہ جب قیامت سے پہلے عالم برزخ میں سود خور کو یہ عذاب دیا جا رہا ہے تو قیامت کے دن کتنا عذاب ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شخص ملعون بھی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھوانے والے اور گواہ بننے والے سب پر لعنت ہے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے ،جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے کہ کسی بھی قوم میں زنا اور سودخوری عام نہیں ہوئی مگر یہ کہ انہوں نے اللہ کے عذاب کے دروازے کو اپنی اوپر کھول لیا۔

(رواہ ابویعلیٰ)

آج دنیا میں سود کا رواج اتنا عام ہے کہ آدمی کا بچنا مشکل ہے۔آدمی اس گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا شاید و باید ہی کچھ اللہ کے بندے ایسے ہوں گے جو اس گناہِ عظیم سے محفوظ ہوں گے۔ چنانچہ مصائب و آلام اور ذلت وخواری کا بھی ایک سیلاب ہے،جس سے کوئی بچا ہوا نظر نہیں آتا۔

حضرت عبداللہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: سود کا ایک درہم جس کو آدمی سود جانتے ہوئے کھاتا ہے ۳۶ بار زنا کرنے سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔ (رواہ احمد)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: سود کے (کمی اور زیادتی اور چیزوں کے اعتبار سے) ۷۲ (یعنی بے شمار) دروازے ہیں۔چھوٹے سے چھوٹا دروازہ گناہ کے اعتبار سے ایسا ہے جیسے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا اور سود میں سب سے بڑھا ہوا سود (گناہ کے اعتبار سے) آدمی کا اپنے بھائی کی بے آبروئی اور تذلیل میں زبان درازی کرنا ہے۔

(طبرانی)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود (کمی اور زیادتی وغیرہ کے اعتبار سے) ۷۲ درجہ کے گناہ رکھتا ہے۔

جن میں چھوٹے سے چھوٹا گناہ اسلام میں رہتے ہوئے اپنی ماں

سے منہ کالا کرنے کے برابر ہے اور سود کا ایک درہم ۳۰ مرتبہ سے بھی زیادہ منہ کالا کرنے کے برابر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن نیک اور بد دونوں کو کھڑے رہنے کا حکم دیں گے (چنانچہ وہ کھڑے رہیں گے) سوائے سود خور کے کہ وہ آسیب زدہ پاگل شخص کی طرح کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ کھڑا ہوگا، گرے گا، کھڑا ہوگا، گرے گا۔

(شرح السنۃ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود دینے والا اور سود لینے والا دونوں جہنم میں جلیں گے۔

اور قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود خور قیامت کے دن مجنون بنا کر زندہ کیا جائے گا۔ قیامت کے دن سود خوروں کی یہ خصوصیت ہوگی جس سے میدانِ محشر میں لوگ سود خوروں کو پہچانیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تمہارا کسی آدمی پر قرض ہے اور وہ تم کو کوئی ہدیہ دے تو اس کو نہ لو وہ بھی گویا کہ سود ہے۔

(شرح السنۃ)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا کسی شخص پر قرض ہے تو تمہارا اس کے گھر سے کچھ بھی کھانا حرام ہے بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کسی کی سفارش کی اور سفارش پر اس نے سفارش کرنے والے کو ہدیہ دیا تو وہ حرام ہے۔

ابوداود کی ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمان کی تصدیق ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

شخص نے کسی کی سفارش کی اور اس شخص نے سفارش پر کچھ ہدیہ دیا جس کو اس سفارش کرنے والے نے قبول کرلیا تو قبول کرنے والے نے بہت بڑا سود کھایا۔

اس زمانہ میں بینک کا سارا نظام سود پر قائم ہے کاروباری آدمی کا سود سے بچنا بڑا مشکل کام ہے لیکن غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ مشکل ضرور ہے پر ناممکن نہیں ہے، اللہ کے وہ بندے جو رزق حرام سے بچتے ہیں اور صرف رزق حلال ہی کے طالب ہوتے ہیں آج بھی سود سے بچتے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کے مستحق بنتے ہیں۔

☆ ☆ ☆